



## سوال

(147) زید نے اپنے ایک عزیز سے کچھ زمین گروی رکھ کر ایک ہزار روپیہ لیا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنے ایک عزیز سے کچھ زمین گروی رکھ کر ایک ہزار روپیہ لیا۔ کچھ دنوں بعد زید نے بخر سے پروٹوٹ لکھایا۔ اس وقت زمین قیمت آٹھ سو روپے تھی۔ مگر زید کو معلوم تھا کہ بخر نے ایک ہزار روپے دیا ہے۔ اس لئے پروٹوٹ ایک ہزار کا لکھا یا دس سال گزر جانے کے بعد زمین 1800 روپے میں بخر نے بیچ ڈالی۔ اور اپنے قرضے میں دے دی زید چاہتا ہے کہ ایک ہزار روپیہ زائد جو ملا ہے۔ وہ زید کو دیا جائے۔ بخر کہتا ہے کہ جب پروٹوٹ لکھ دیا۔ تو اب زید ایک ہزار سے زیادہ کا حق دار نہیں شرعاً کیا حکم ہے۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کرنے جتنا قرض دیا ہے۔ اتنا ہی ادا کرنا واجب ہے۔ باقی جبر معلوم ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ علی الیما اخذت (اہل حدیث جلد نمبر 44 صفحہ 16-17)

## شرفیہ -

سائل کا سوال واضح نہیں ہے۔ پھر جواب اختصار مغل ہے۔ سوال میں عزیز سے مراد بخر معلوم ہوتا ہے۔ اور بخر نے پروٹوٹ لکھوایا اس سے مراد بخر کو لکھ کر دے دیا معلوم ہوتا ہے۔ اور اپنے قرضے میں دیدی سے مراد اپنے قرضے میں مخر کر لی معلوم ہوتا ہے۔ حاصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ زید مقروض ہے۔ بخر مقروض اور پروٹوٹ سے مراد اگر یہ ہے کہ زمین ایک ہزار میں زید نے بخر کے ہاتھ فروخت کر دی تو جواب صحیح نہیں بنتا مگر یہ مراد بھی صحیح نہیں۔ بظاہر صورت اولی ہے۔ اور مجیب مرحوم نے جو لکھا ہے۔ کہ باقی جبر معلوم ہوتا ہے۔ مرحوم کی مراد یہ ہے کہ زمین جتنے میں مکی وہ زید کی ملکیت مکی لہذا ایک ہزار روپیہ بخر نے قرضے میں محسوب کرے اور باقی روپیہ زید کا ہے۔ وہ بخر کو لینا حرام ہے۔ بلکہ دس سال تک وہ زمین اگر بخر مقروض کے قرضے میں رہی۔ اور اس نے اس سے غلہ حاصل کیا گواپنا خرچ بھی کیا تو وہ بھی بخر حساب کرنا ہوگا۔ جتنا خرچ کیا ہے وہ اور اپنی محنت و لگان وغیرہ پورا حساب کر کے لے لے اب جتنا بچے وہ بھی زید کا ہے۔ اور اغلب یہ ہے کہ اس صورت میں زید کو کچھ بھی دینا نہ پڑے گا۔ اس حساب کی رو سے وہ سب روپیہ زید کا ہی ہوگا۔ اس لئے کہ مقروض کو گروی شے سے نفع لینا جائز نہیں سو ہے۔ فتاویٰ زیریہ ملاحظہ ہو۔

مفتی مرحوم نے جس حدیث کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الیما اخذت 1 حتی تودی (ترمذی۔ ابوداؤد۔ وابن ماجہ میں مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 255) (البوسعید

شرف الدین دہلوی) (فتاویٰ ثنائیہ۔ جلد 2۔ صفحہ 147-149)



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 124

محدث فتویٰ